38068 ـ فجر سے قبل کھانا بند کرنا بدعت ہے اس پر اعتراض صحیح نہیں

سوال

سوال نمبر (12602) کےجواب میں آپ نےکہا ہے کہ فجر سے پانچ منٹ قبل کھانا پینا بند کردینا بدعت شمار ہوتا ہے، میں نے بخاري شریف میں ایك حدیث دیکھي ہے جسے انس نے بیان کیا ہے کہ زید بن ثابت رضي اللہ تعالي عنہ کہتے ہیں ہم نے رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم کےساتھ سحري کھائي پھر وہ نماز کےلیے کھڑے ہوگئے، میں نےسوال کیا کہ سحري اور اذان کے درمیان کتنا وقت تھا تو انہوں نےفرمایا پچاس آیات تلاوت کرنے کےلیے کافي تھا . پچاس آیات پڑھنے میں پانچ سے دس منٹ صرف ہوتے ہیں اور بعض اوقات اس سے بھي زیادہ، تو پھر فجر سے پانچ منٹ قبل کھانا پینا بند کرنا بدعت کیسے ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

امام بخاري رحمہ اللہ تعالي عنہ انس عن زید بن ثابت رضي اللہ تعالي عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم کےساتھ سحري کي پھر نبي صلي اللہ علیہ وسلم نماز کےلیے کھڑے ہوئے، میں نےکہا اذان اور سحري کےمابین کتنا وقت تھا، انہوں نےکہا پچاس آیات کا . صحیح بخاري حدیث نمبر (1921)

تویہ حدیث اس کي دلیل ہے کہ نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم کي سحري کا وقت اذان سے اتني دیر قبل تھا، اس میں یہ نہیں کہ نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم نے روزہ شروع کیا اور فجر سے اتني دیر قبل کھانا پینا بند کردیا.

سحري کےوقت اور کھانا پینا بند کرنے کےوقت میں فرق ہے اورالحمدللہ یہ واضح ہے، جیسے آپ کہیں کہ: میں نے فجر سے قبل دو بجے سحري کي، تو اس کا معني یہ نہیں کہ آپ نےاس وقت روزہ شروع کیا ہےبلکہ یہ توصرق سحري کھانے کےوقت کي خبر ہے .

اور زید بن ثابت رضي اللہ تعالي عنہ کي حدیث سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ سحري دیر سے کھاني مستحب ہے اور اس سے یہ نہیں نکلتا ہے کہ فجر سے کچھ مدت قبل کھانا پینا بند کرنا مستحب ہے .

اللہ تعالي نے توروزے رکھنےوالے کےلیے کھانا پینا مباح قرار دیا ہے جب تك اسے طلوع فجر کا یقین نہ ہوجائے .

فرمان باري تعالي ہے:

تم كھاتےپیتے رہویہاں تك كہ صبح كا سفید دھاگہ سیاہ دھاگےسے ظاہر ہوجائے پھر رات تك روزے كو پورا كرو

البقرۃ (187)

ابوبكر الجصاص رحمہ اللہ نے احكام القرآن میں كہا ہے:

تواللہ تعالي نے روزوں میں رات كےشروع سے لیكر طلوع فجر تك جماع، كھانا پینا مباح قرار دیا ہے پھر رات تك روزہ پورا كرنے كاحكم دیا. اھ

دیكھیں احكام القرآن للجصاص (1 / 265)

امام بخاري اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالي نے عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا سے بیان كیا ہے كہ بلال رضي اللہ تعالي عنہ رات كےوقت اذان دیتے تھے تو رسول كریم صلي اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(ابن ام مكتوم كےاذان دینے تك كھاؤ پیئو كیونكہ وہ طلوع فجر سے قبل اذان نہیں كہتا) صحیح بخاري حدیث نمبر (1919) صحیح مسلم حدیث نمبر (1092)

امام نووي رحمہ اللہ تعالي كہتےہیں :

ہمارے اصحاب وغیرہ علماء كرام اس پر متفق ہیں كہ سحري كرنا سنت ہے اورسحري میں دیر كرنا افضل ہے اس كي دلیل صحیح احادیث میں ملتي ہیں اور اس لیے كہ ان دونوں میں (یعني سحري كھانا اور سحري دیر سے كرنا) روزے كےلیے ممدو معاون ہے، اور اس لیے بھي كہ اس میں كفار كي مخالفت ہے .. اور روزے كا محل دن ہے اس لیے افطاري میں دیر اور رات كےآخر میں سحري كرنے سے ركنے كا كوئي معني نہیں بنتا . اھ

دیكھیں: المجموع (6 / 406)

مستقل فتوي كمیٹي سے مندرجہ ذیل سوال كیا گیا :

میں بعض تفسیر میں یہ پڑھا ہے كہ روزے دار كواذان فجر سے تقریبا بیس منٹ قبل كھانا پینا بند كردینا چاہیے اسے احتیاطي امساك كانام دیا جاتا ہے، تورمضان المبارك میں امساك اور اذان كےمابین وقت كي مقدار كیا ہے ؟

اور مؤذن جب الصلاۃ خیرمن النوم كہہ رہا ہو اس وقت كھانےپینے والے كا حكم كیا ہوگا كیا ایسا كرنا صحیح ہے؟

كمیٹي كا جواب تھا:

روزہ دار كےلیے امساك اور افطاري كي دلیل اللہ سبحانہ وتعالي كا فرمان ہے:

تم کھاتےپیتے رہویہاں تك کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگےسے ظاہر ہوجائے پھر رات تك روزے کو پورا کرو
البقرۃ (187)

لھذا طلوع فجر تك کھانا پینا مباح ہے اور اللہ تعالي نے کھانے پینے کے لیے حد مقرر کي ہے یہي وہ سفید دھاگہ ہے لھذا جب فجر ثاني ظاہر ہوجائے تو کھانا پینا اور روزہ توڑنے والي دوسري اشیاء حرام ہوجاتي ہیں، جواذان سنتے ہوئے پاني پي لے اگر تو یہ اذان طلوع فجرثاني کےبعد ہورہي ہے تواس کےذمہ قضاء ہوگي اور اگر اذان طلوع فجر سے قبل ہے تواس کےذمہ قضاء نہیں. اھ

دیکھیں: فتاوي اللجنۃ الدائمۃ (10 / 284)

شیخ ابن بار رحمہ اللہ تعالي سے فجر سے پندرہ منٹ قبل کھانا پینا بند کرنے کا وقت مقرر کرنے کےبارہ میں پوچھا گیا توان کا جواب تھا:

میرے علم میں تواس کي کوئي دلیل نہیں، بلکہ کتاب وسنت تواس پر دلالت کرتےہیں کہ طلوع فجر کےوقت امساك یعني کھانا پینا بند ہوگا کیونکہ اللہ تعالي کا فرمان ہے:

تم کھاتےپیتے رہویہاں تك کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگےسے ظاہر ہوجائے پھر رات تك روزے کو پورا کرو
البقرۃ (187)

اور نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم کا بھي فرمان ہےکہ:

(فجردو قسم کي ہے: وہ فجر جس میں کھانا پینا حرام اور نماز ادا کرني حلال ہوجاتي ہے، اور وہ فجر جس میں نماز (یعني فجر کي نماز) حرام ہوتي ہے اور اس میں کھانا حلال ہے) .

اسے ابن خزیمہ اور امام حاکم نےروایت کیا اور دونوں نےاسے صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ بلوغ المرام میں موجود ہے.

اور نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم کا یہ بھي فرمان ہے:

بلاشبہ بلال رضي اللہ تعالي عنہ رات کےوقت اذان دیتے ہیں لھذا تم کھاتے پیتےرہو حتي کہ ابن ام مکتوم رضي اللہ تعالي عنہ اذان دیں .

راوي کہتےہیں: ابن ام مکتوم رضي اللہ تعالي عنہ نابیناآدمي تھے وہ اس وقت تك اذان نہیں دیتےتھے جب تك انہیں یہ نہ کہا جاتا کہ تم نےصبح کردي تم نےصبح کردي . متفق علیہ .

ديكهيس: مجموع فتاوي ابن باز (15 / 281)

والله اعلم .